حضرت سید فتح علی

المعروف نواب موسی پاک دین قدس سرہ العزیز

آپ کا نام نامی سید فتح علی کنیت ابوالعنایت لقب سید الاتقیاء شیخ الاسلام موسی پاک دین ہے آپ کی لیاقت صداقت تقوی اور ریاضت پر توجہ فرماتے ہوئے آپ کے والد ماجد سید حامد گنج بخش قدس سرہ نے اپنی موجودگی میں امر خلافت و سجادگی ان کے سپرد کر دیا تھا اشغال باطن و اوصاف ظاہر سب کچھ تعلیم و تفہیم فرما کر خلوت اختیار کر لی تھی آپ کی والدہ ماجدہ بھی سادات حسینی سے ہیں ان کا اسم گرامی امتہ الرزاق فاطمہ ہے

حضرت ممدوح کے پیدا ہوتے ہی عجیب حالات رونما ہونے شروع ہوئے مفتی الانام مولانا محمد بقا فاروقی ملتانی جن کے مستورات کی اس خاندان شرافت بنیان میں آمد رفت تھی وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ممدوح کو جب والدہ پنگوڑے میں لٹا کر نماز میں مشغول ہوتیں تو جب تک نماز سے فارغ نہ ہوتیں گہوارہ خود بخود ہلا کرتا آپ کی والدہ خود بھی اور دیگر حاضرین بھی تعجب کرتے جوانی کے وقت یہ عقدہ کھلا کہ ایک مجذوبہ وقت بہران نام کو یہ کام سپرد ہوا تھا کہ بوقت نماز والدہ یہ گہوارہ ہلایا کرے چنانچہ وہ مجذوبہ لاہور رہ کر اس کام کو سرانجام دیتی روایت ہے کہ جس زمانہ میں حضرت ممدوح کی لیاقت علمی و صداقت عملی کا چرچا ہوا تو آپ والئ ملک کی طرف سے صوبہ دار دیوانی لاہور مقرر ہوئے مولانا مولوی محمد بقاء فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ممدوح سوار

www.musapakshaheed.com

ہوئے میں بھی اور دیگر معززین بھی آپ کے ہمراہ تھے ایک مجذوبہ عورت نے آپ کے گھوڑے کی باگ پکڑلی اور کہا کہ مجھے پہچانتے ہو کہ میں آپ کی بوقت طفولیت خدمت گار تھی جب آپ کی والدہ بوجہ ادائے نماز آپ کو گھوارے میں سلاتیں تو میں ہی اس گہوارہ کو ہلانے پر مامور تھی۔ اور یہیں سے خبردار ہو کر آپ کا گہوارہ ہلایا کرتی اس وقت ایک خاصہ مجمع جمع ہو گیا تھا حضور نے فرمایا کہ میرا خود خیال تھا کہ میں تیرے اس کام کا دوستوں اور عزیزوں سے تذکرہ کروں لیکن اچھا ہوا کہ تو نے خود یہ بیان کر دیا فالحمد للہ آپ شکل و شباہت میں ہم مثل حضرت غوث صمدانی جدا علے قدس سرہ تھے نقل ہے کہ زمانہ صوبہ داری میں بعض معاندین نے اس نونہال جیلان کو مٹانا چاہا اور موذی ادویہ کی ایک معجون ایسی بنا کر دی کہ جس کے کھاتے ہی بول بند ہو جائے اور جس بول کی وجہ سے زندگی ختم ہو جائے لیکن خدا کی شان کہ آپ کو برعکس اس کے ایسا جریان بول ہوا کہ تعجب تھا اشرار کی مراد پوری نہ ہوئی شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ جمال باکمال حضرت غوث صمدانی اعلے اللہ مقالہ سے شرف یاب ہوئے تو اس وقت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کو یہ فرماتے سنا کہ چونکہ فرزندم حضرت موسی پاک دین میرے مشابہ ہے جو شخص ان کا ادب و عزت ملحوظ رکھے گا میں اس پر خوشنود رہوں گا اسی طرح شیخ عبدالقادر پان سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں ایک شب حضرت غوث صمدانی کی زیارت سے مشرف ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت موسی پاک دین بھی حضور کے پاس ہیں اور حضرت غوث صمدانی حضر موسی پاک دین کے منہ کے ساتھ منہ لا کے فرماتے ہیں کہ یہ تو بعین ہی میرے رخ اور صورت کے مشابہ ہے لکھا ہے کہ جس طرح صورت میں ہم مثل تھے اسی طرح کمالات میں بھی پورا اتباع تھا بحرالسرائر میں لکھا ہے کہ مولانا محمد بقاء ملتانی بیان

www.musapakshaheed.com

کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت کی محفل فیض میں باریاب تھا کہ حضرت ممدوح نے فرمایا کہ جب اندازہ یہی ہے تو پھر اسی طرح ہونا تھا

آپ کی صولت و مہابت سے کسی کو یہ طاقت نہ ہوئی کہ دریافت کرے کہ یہ کیا کلمات تھے میں نے یہ جرات اور گستاخی کی کہ حضرت ان کلمات کا کیا مطلب ہے ہمارے فہم میں تو کچھ نہیں آتا مجھے خطاب کر کے فرمایا کہ دارا شکوہ جو والد کی طرف سے بلند اقبال تھا حدا تعالیٰ کی طرف سے بلند اوبار ہو گیا اور تنگ زیب سے شکست کھا گیا اور عالم گیر سلطنت کا مالک ہو گیا

پندرہ دن بعد معلوم ہوا کہ اسی تاریخ کو عالمگیر فتح یاب ہو کر تخت نشین ہوا ابھی لوگ شک میں تھے کہ سکہ تو مراد بخشی کا جاری ہے سلطنت کیسے چلے گی کچھ دن بعد مراد بخش کے قید ہونے کی خبر آئی اور شاہ جہاں محاصرہ میں آ گیا

شیخ علامہ محمد بقا ملتانی سے منقول ہے کہ ایک دن نصارا کا بڑا راہب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ بتا سکتے ہیں کہ میں کیوں حاضر ہوا حضرت ممدوح نے فرمایا کہ ہاں میں جانتا ہوں تم حضرت عیسی روح اللہ سے مامور ہو کر حاضر ہوئے ہو راہب تعظیم بجا لایا اور فرمایا مجھے عرصہ سے مسلمان ہونے کا شوق تھا لیکن یہ تمنا تھی کہ حق پرست کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں رات حضرت عیسی کی خواب میں زیارت ہوئی انہوں نے فرمایا کہ موسی پاک دین سے کون افضل ہو گا وہ راہب آپ کے دست پر اسلام لایا اور سلسلہ مریدی میں منسلک ہوا اور جتنی کتابیں نصرانیت کی پاس تھیں وہ سب دریا میں بہا دیں

ایک مرتبہ بادشاہ کے مقربین میں سے کسی امیر نے آپ کی دعوت کی جب آپ وہاں گئے تو دستر خوان طرح طرح کے کھانوں سے سجا ہوا تھا جب آپ سے کھانا کھانے کی دعوت دی تو آپ نے طعام کو مشکوک سمجھ کر اپنے شکاری کتوں کے آگے تھوڑا سا نکال کر ڈال دیا باوجود بھوکے ہونے کے کتوں

www.musapakshaheed.com

نے بھی کھانا نہ کھایا آپ نے فرمایا اس مشتبہ طعام کو میرے کتے بھی کھانا پسند نہیں کرتے میں بزرگوں کی اولاد ہو کر کس طرح کھا سکتا ہوں امیر یہ سن کر شرمندہ ہوا

آپ کے خوارق عادات و کرامات بکثرت ہیں جو ان خدمات میں نہیں لائے جا سکتے باوجود خلق عظیم آپ کا جلال و عظمت ایسی تھی کہ کوئی بھی کسی قسم کی جرات حضور میں نہیں کر سکتا تھا جو لوگ خدمت میں حاضر ہوتے ان پر الطاف و سلوک ظاہر ہوتے ہر ایک کے ساتھ بقدر فہم و ادراک تلطف فرماتے ۱۰۷۴ھ میں آپ کی وفات ہوئی جب نماز جنازہ شروع ہوئی تو سناٹا سا چھا گیا اور حضرت ممدوح کے سینے سے ہو ہو کی آواز سنائی دیتی تھی جسم مردہ اور قلب زندہ تھا تمام حاضرین حیران تھے کہ یہ عجیب کرامت ہے

سید فتح علی المعروف سید موسیٰ دین کے تین صاحبزادے تھے شیخ عبدالقادر سید حامد معروف عبدالوہاب اور سید حسین پہلے دو صاحبزادگان حقیقی بھائی تھے ان کی والدہ زبدۃ المخدرات خیر النساء امۃ الاول سیدہ گیلانیہ رزاقیہ ہے سید حسین کی والدہ راجپوت قوم سے تھیں سید حسین نہایت خوبصورت اور نازک اندام تھے آپ کا ایک فرزند جو صورت و سیرت میں آپ کے مشابہ تھے اپنی یاد گار چھوڑ کر فردوس نشین ہوئے سید خضر علی بھی بہ تقدیر ایزدی ۱۶۶۰ھ میں لاولد اس جہان فنا کو خیر باد کہتے ہوئے رخصت ہوئے سید حامد قدس سرہ نہایت مرتاض اور خدا یاد تھے سخاوت و شجاعت میں ضرب المثل اذکار و افکار فقر و طریقت میں اپنے بھائی حضرت سید عبدالقادر ثالث کے تربیت یافتہ تھے خلیفہ وقت کی طرف سے بعہدہ منصب صد و پنجاہ بھی ممتاز تھے مگر دل بھر بھی یاد خدا میں مصروف رہتا جب پیمانہ عمر لبریز ہوا تو اس وقت حضرت سید عبدالقادر ان کے سرہانے تشریف فرما تھے اور سید محمد یوسف رابع گردیزی واسطی بھی موجود تھے سید عبدالقادر ثالث نے اپنے بھائی سید

www.musapakshaheed.com

حامد سے کہا کیوں بھائی محبت فقرا کام آئی ہے سید حامد نے جواب دیا کہ حضور
کے وجود مسعود کی برکت سے بندہ کو عشاق شہدا کی صف میں منسلک کر دیا گیا
ہے اس اثنا میں سید محمد یوسف رابع گردیزی نے پوچھا مزاج کیسے ہیں فرمایا
خوش حالت ہے اس کے بعد بذکر ہو مشغول ہو گئے اور روح پرواز ہونے تک
یہی حالت رہی ۱۶۷۰ء میں آپ کی وفات ہوئی مزار پرانوار جدامجد کے روضہ
میں ہے اس کے بعد سات صاحبزدگان تھے ان سب میں سے سید عبدالرزاق
المعروف چراغ لاہوری مشہور ہوئے جو علوم ظاہری اور باطنی میں ماہر تھے
شرافت نجابت سیادت و شجاعت میں بے بدل تھے والد ماجد سے خلافت ملی اور
اپنے جدامجد کی موجودگی میں متولد ہوئے جدامجد نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ
خداتعالے نے ہمارے خاندان میں چراغ پیدا کیا ہے جس سے تمام خاندان
منور ہو گا اس وجہ سے چراغ شاہ خطاب مشہور ہوا شاہ جہاں بادشاہ آپ کا حددرجہ
معتقد تھا بادشاہ نے ایک مرتبہ درخواست پیش کی کہ اگر اپنے فرزندوں میں
سے ایک کے لئے میری دختر کا نکاح منظور ہو تو زہے نصیب لیکن منظور نہ ہوئی
آپ کی وفات ۲۲ ذیقعد ۱۰۸۷ھ میں ہوئی مزار لاہور میں ہے شاہ جہاں
نے آپ کے مزار پرانوار پر روضہ تعمیر کرایا آپ کا فرزند سید مصطفے شاہ
صاحب کرامات مشہور ہیں

www.musapakshaheed.com